Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۲۰ رجب ۱۴۱۰ھ، ۱۷ تبلیغ ۱۳۶۹ہش، ۱۷ فروری ۱۹۹۰ء | نمبر ۴۰

رحمتوں اور برکتوں کا سال

"جماعت احمدیہ کے حق میں تو یہ سال رحمتوں اور برکتوں کا سال گزرا ہے .... پہلا سال ہے جس میں کم و بیش ایک لاکھ بیعتوں کا تخمینہ ہے۔ ان میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۳)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو۔ انسانوں میں اگر کوئی کسی کا ذرا سا قصور اور خطا کرے تو بعض اوقات اس کا کینہ پشتوں تک چلا جاتا ہے وہ شخص نسلاً بعد نسلٍ تلاش حریف میں رہتا ہے کہ موقعہ ملے تو بدلہ لیا جاوے لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی رحیم کریم ہے۔ انسان کی طرح سخت دل نہیں جو ایک گناہ کے بدلے میں کئی نسلوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور تباہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ رحیم کریم خدا ستر برس کے گناہوں کو ایک کلمہ سے ایک لحظہ میں بخش دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ وہ بخشنا ایسا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ نہیں وہ بخشنا حقیقت میں فائدہ رساں اور نفع بخش ہے اور اس کو وہ لوگ خوب محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہو۔"

"بہت سے لوگ اس امر سے غافل ہیں کہ انسان پر جو بلائیں آتی ہے وہ بلاوجہ یونہی آجاتی ہیں یا اُن کے نزول کو انسان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسا خیال بالکل غلط ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ ہر بلا جو اس زندگی میں آتی ہے یا جو مرنے کے بعد آئے گی جس کا ہمیں یقین ہے۔ اس کی اصل جڑھ گناہ ہی ہے۔ کیونکہ گناہ کی حالت میں انسان اپنے آپ کو اُن انوار اور فیوض سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں پرے ہٹا دیتا ہے اور اس اصل مرکز سے جو حقیقی راحت کا مرکز ہے۔ ہٹ جاتا ہے۔ اس لئے تکلیف کا آنا اس حالت میں اس پر ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۱۵)

○ محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں احسان اللہ صاحب کے دونوں گردے فیل ہوگئے ہیں۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم سید محمد بشیر صاحب آف پھگلہ کی بہو عصمت جہاں صاحبہ کا پتّے کا اپریشن ہوا ہے۔ تا حال کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی آف حیدر آباد دکن بعارضہ انجائنا علیل ہیں۔

○ مکرم مرزا عبدالوہاب صاحب شوکت ابن حضرت مرزا برکت علی صاحب کا لندن میں دل کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ ممتازہ فقیر اللہ صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں۔

اعلان برائے وضاحت

ایک شخص لیاقت علی ولد محمد بوٹا قوم انصاری سکنہ چک نمبر ۵۵ گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ کے متعلق اخبار "ڈیلی بزنس رپورٹ" فیصل آباد میں یہ خبر چھپی ہے کہ وہ اور اس کی بیوی پہلے احمدی تھے اور اب انہوں نے احمدیت چھوڑ دی ہے اس بارہ میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ اس چک میں اس نام کا کوئی احمدی نہیں۔ نہ ہی اس نام کا کوئی احمدی کبھی پہلے اس چک میں آباد رہا ہے۔ اس شخص کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ناظر امور عامہ)

"لذّت خدا تعالیٰ کی ذات میں تھی۔ اس لئے جب آپؐ فارغ ہوتے تھے تو تب بھی آپؐ کی لذّت خدا کی یاد میں ہوتی تھی۔ کام میں بھی خدا یاد آتا اور آرام میں بھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ جنوری ۱۹۸۶ء)

وقت خدا کی امانت ہے اسکے بارہ میں جواب طلبی ہوگی

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یہ کہنا کہ جی میرا وقت ہے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے، میں جس طرح چاہوں وقت گزاروں، تو یہ غلط بات ہے، اس کو دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ وقت آپ کا نہیں ہے خدا کا وقت ہے کیونکہ وہ وقت کا بھی مالک ہے۔ البتہ ان معنوں میں آپ کا وقت ہے کہ آپ کو امانۃً دیا گیا ہے۔ اس وقت کے متعلق جواب طلبی ہوگی اور تم کو یہ جواب دینا پڑے گا کہ تم نے اس وقت کی حرکت کو باطل میں تبدیل کیا تھا یا حق میں تبدیل کیا تھا۔ یہ مضمون اگر آپ ذہن میں رکھیں تو وقت جو ہم ضائع نہیں کرتے اور جو کسی حرکت میں گزر رہا ہے اس پر نظر ڈالیں تو وہ واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتا نظر آتا ہے۔ وقت یا باطل کی طرف جا رہا ہے یا حق کی طرف جا رہا ہے، یا اندھیرے کی طرف جا رہا ہے یا روشنی کی طرف جا رہا ہے۔ تیسری کوئی حالت نہیں ہے۔ جس کو آپ آرام کہتے ہیں یعنی تھکاوٹ دور کرنا اس کا بھی اس سے تعلق ہے یعنی جس آدمی کا دن نیکیوں میں گزرے اس کا آرام بھی نیکیوں میں ہوتا ہے، جس کا دن بدیوں میں گزرے اس کا آرام بھی بدیوں میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس فلسفے کو بھی نہایت ہی عظیم الشان طریق پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے مضمون کے تعلق میں ہی ہمیں سمجھایا۔ تھکا ہوا آدمی لذّت چاہتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ انکار نہیں کرتا اور لذّت یابی کو وقت کا ضیاع نہیں ٹھہراتا مگر یہ فرماتا ہے کہ لذّت باطل کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے اور حق کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے۔ جس کے وقت کا لمحہ لمحہ بے انتہاء قیمتی تھا۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۱۷ فروری ۱۹۹۰ء

اختلافِ رائے

کسی نے کہا اور کیا خوب کہا کہ مجھے تمہاری رائے سے اختلاف ہے۔ لیکن میں تمہیں اپنی رائے کے اظہار کا پورا موقعہ دینے کے حق میں ہوں میں تمہارا یہ حق تسلیم کرتا ہوں کہ تم اپنی رائے کو کھل کر پیش کرو۔ اور سیاسی حلقوں میں اسے آزادیٔ رائے کہا جاتا ہے۔ کتنی اچھی بات ہے۔ ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کا حق ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ بھی قابلِ غور ہے کہ رائے کا غلط یا درست ہونا تو الگ بات ہے لیکن رائے نقصان دہ بھی تو ہو سکتی ہے۔ جانتے بوجھتے ہوئے نقصان دہ رائے کے اظہار کا موقعہ دینا بھی تو کوئی اچھی بات نہیں۔

کتنی ہی دفعہ یہ بات دہرائی گئی ہے کہ تنقید ہو تو مثبت اور کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے خلاف بات کرنے والوں کو اپنا منہ بند رکھنا چاہیئے۔ ان کو کھلی چھٹی دینا آزادی رائے کے حق کا استعمال کرنے کی اجازت دینا نہیں ہے۔ ایسی رائے۔ ایسی بات کو تو پھول بننے سے پہلے کلی ہی کی حالت میں مسل دینا چاہیئے۔ ملک کی سلامتی اور اس کا استحکام کس طرح ہو۔ اس پر دو رائے ہو سکتی ہیں۔ اور ان دونوں رائے کا احترام لازمی ہے کیونکہ یہ باتیں تو خلوص ہی سے کی جائیں گی۔ مقصد ایک ہوگا اگرچہ حصول کی راہیں الگ الگ۔ لیکن ایسی بات جو ملک کی سالمیت پر زد مارے یا اس کے استحکام میں رخنہ انداز ہو ہرگز برداشت نہ کی جانی چاہیئے۔

جہاں تک سوچ کا تعلق ہے اس کی کیفیت بھی عجیب ہے۔ بات ایک ہے اور سوچ الگ الگ۔ ہم دوسرے سے کہتے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آئی۔ تم سوچتے کیوں نہیں اور دوسرا ہمیں یہی بات کہتا ہے۔ دونوں اپنی ڈگر پر قائم رہتے ہیں۔ یا قائم رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا حل کیا ہے۔ کس سے پوچھیں کہ کس کی بات درست ہے۔ اور جس سے پوچھیں گے اس کی اپنی سوچ کی بنیاد کیا ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس مخمصہ کا حل اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں کہ ہماری ہر سوچ۔ ہر رائے۔ اور ہر فیصلے کو صحیح راستے پر رکھے۔ اور دوسروں کو بھی صحیح سوچ عطا کرے۔ اس کے علاوہ اختلافِ رائے یا سوچ کے اختلاف کا اور کوئی آسان حل نہیں ہے۔

کیوں دکھاتے ہو تم کلاشنکوف
گفتگو سے کرو مسائل حل

بات کرنا ہے آدمی کا کمال
مارنا تو ہے بزدلی کا عمل

ابوالاقبال

یہ بھی اِک طریقہ ہے رنجشیں مٹانے کا
جیت جیت کر بازی ہار مان جانے کا

آنکھ یورشِ غم سے کب ہوئی ہے نم اپنی
ہم نے کب کیا شکوہ بے وفا زمانے کا

ہاں ہجومِ غم میں بھی کچھ سکون ملتا ہے
"ہم کو شدّتِ غم میں حق ہے مسکرانے کا"

وہ مراد کے ساحل پا ہی کیسے سکتے ہیں
جن کے دِل پہ طاری ہو خوف ڈوب جانے کا

اس نے ہم کو بخشی ہے جرأتِ شکیبائی
آپ شوق فرمائیں جور آزمانے کا

کیسے کیسے طوفاں پھر اُٹھ رہے ہیں دنیا میں
کچھ تو فکر کر لیجے اپنے آشیانے کا

فتح روزِ اوّل سے ان کے نام لکھی ہے
حوصلہ جو رکھتے ہیں کشتیاں جلانے کا

دِل کے سوز سے نادرؔ شعر رُوپ پاتا ہے
سوز جب غزل میں ہو تب مزا ہے گانے کا

نادرؔ قریشی

سیّدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے۔

"تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصّہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصّہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسّر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جبقدر جلد نیکی میں حصّہ لے سکو لے لو اور کم از کم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو"

جن جماعتوں نے ابھی تک نئے سال کا وعدہ نہیں بھجوایا ان سے درخواست ہے کہ جلد وعدہ جات بھجوائیں اور آخری آدمی نہ بنیں۔

وکیل المال اوّل تحریکِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

سچ اور جھوٹ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

ایمان لانے والے کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ اس کے گرد و پیش کے لوگ کیا کہتے ہیں بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا کیا کہتا ہے۔ آخر ایمان کے کچھ نہ کچھ معنے تو ہونے چاہئیں جب ایک شخص ایمان کی وجہ سے ساری دنیا سے لڑائی جھگڑا کرتا ہے۔ فساد مول لیتا ہے۔ تو اس کے کچھ معنے تو ہونے چاہئیں۔ اور ایمان کے کم سے کم معنے یہ ہیں کہ ایک انسان یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسے خدا دوسری چیزوں سے مقدم ہے۔ اب جن چیزوں کو وہ مؤخر قرار دیتا ہے اگر ان کو مقدم کرنے لگ جائے تو اس کا ایمان کہاں باقی رہا ایک طرف خدا کہتا ہے کہ سچ بولو اور دوسری طرف اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ جھوٹ بولو۔ چاہے وہ منہ سے کہیں یا عمل سے دنیا میں دونوں طریق ہوتے ہیں۔ کبھی انسان دوسرے کو کہتا ہے۔ کہ جھوٹ بولو اور کبھی دوسرا جھوٹ بولتا ہے۔ تو اسے منع نہیں کرتا۔ اور اس طرح جھوٹ کی تائید کرنیوالا بن جاتا ہے۔ بہر حال خدا کا منشاء یہ ہے کہ ہم سچ بولیں۔ اب اگر ہم جھوٹ بولیں اور سچائی کو چھپائیں تو ہماری نگاہ میں خدا کی کوئی قدر نہ رہی۔ یا یوں کہو کہ ہم خدا کی بادشاہت کو قائم کرنے کی بجائے شیطان کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے والے بن جائیں گے۔ خدا کی بادشاہت تو اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے جب سچی گواہی دیتے وقت انسان نہ اپنے باپ سے ڈرے نہ اپنے بیٹے سے ڈرے نہ ماں سے ڈرے نہ بھائی سے ڈرے نہ دوست سے ڈرے۔ اور نہ کسی اور رشتہ دار سے ڈرے ایک باپ اگر جھوٹ کی جرأت کرتا ہے تو اسی لئے کہ وہ سمجھتا ہے میرا بیٹا میری تائید کریگا یا میری بیوی میری تائید کرے گی۔ لیکن اگر عدالت میں معاملہ پیش ہو اور بیٹا کہے کہ یہ ہیں تو میرے باپ لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ بیوی کہے کہ یہ ہیں تو میرے خاوند لیکن انہوں نے یہ بات کی ہے۔ تو دوسرے ہی دن وہ جھوٹ چھوڑ دے گا۔ وہ اگر جھوٹ بولتا ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے افعال پر پردہ پڑا رہے گا۔ بھائی اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ دوسرا بھائی اس کی ہاں میں ہاں ملا دے گا بیٹا اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میرا باپ میری تائید کرے گا۔ خاوند اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میری بیوی میرے عیب کو چھپائے گی اور میری تصدیق کرے گی بیوی اگر جھوٹ بولتی ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتی ہے کہ میرا خاوند میرا ساتھ دے گا۔ لیکن اگر وہ سچے دین حق کے ماننے والے ہوں تو باپ کے خلاف بیٹا گواہی دینے کیلئے کھڑا ہو جائے گا۔ اور خاوند کے خلاف بیوی گواہی دینے کیلئے کھڑی ہو جائے گی۔ اور وہ بالکل گھبرا جائے گا۔ اور کہے گا ایسی حالت میں میرا جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور اس روح کا اپنے اندر قائم کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر ہر بچہ ہر بوڑھا ہر جوان ہر مرد اور ہر عورت یہ عہد کرے کہ میں نے سچ بولنا ہے چاہے اس کے نتیجے میں میں کسی مقدمے میں پھنس جاؤں یا پھانسی پر چڑھ جاؤں تو تھوڑے دنوں میں ہی تم اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر محسوس کرنے لگو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ سچ بولنے پر پھانسی ملتی ہے۔ جو شخص سچ بولنے والا ہو وہ ایسے کام ہی نہیں کرتا جن کے نتیجے میں اسے پھانسی ملے لیکن جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو شائد بچ جاؤں اس لئے وہ دلیری سے ایسے افعال میں مبتلا ہو جاتا ہے جن کا نتیجہ بعض دفعہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ اور یا پھر سچ بولنے والا اس وقت پھانسی چڑھتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ اب میرا مذہبی فرض ہے کہ میں اپنی جان پیش کر دوں پھر وہ دلیری کے ساتھ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے بے شک پھانسی دے دو۔ غرض سچائی ایک بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے۔ مگر آجکل سیاسی اور قومی مفاد کی خاطر جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ جھوٹ اس چیز کا نام ہے۔ کہ کان نے جو کچھ سنا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہاتھ نے ایک چیز اٹھائی ہو لیکن انسان یہ کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلے لیکن وہ کہہ دے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے۔ گویا انسان غیر کی نہیں اپنی تردید کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہو گی۔ شبہ اس چیز میں ہو سکتا ہے جس میں قیاس کا دخل ہو۔ حواس خمسہ کے افعال پر شبہ نہیں کیا جا سکتا اور حواس خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ جو شخص حواس خمسہ کی تردید کرتا ہے وہ گویا اپنی زبان ہاتھ پاؤں ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر وہ اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے۔ ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز کو پکڑتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان چکھتی ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی۔ اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے۔ مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور اگر ایک جھوٹ بولے تو دوسرا اس کی تائید کرنے لگ جاتا ہے۔ قاضی کے سامنے معاملہ جائے گا۔ تو بیٹا کہے گا کہ میرا باپ تو وہاں تھا ہی نہیں۔ وہ تو فلاں جگہ تھا حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں بھی جھوٹ کا مرض زیادہ پایا جاتا ہے بلکہ ان میں جھوٹ کی عادت مردوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے وقت عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے کہ ہم جھوٹے اتہام نہیں باندھیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب عورتوں میں اتہام لگانے کی عادت عام تھی پھر ان کے جھوٹ بولنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بچوں کو بھی اس کی عادت پڑ جاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہماری ماں جھوٹ بولتی ہے تو ہم کیوں نہ بولیں۔ اور پھر وہ ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں دو دوست آپس میں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے اپنے خاندان کی کوئی بات سناؤ۔ اس پر ایک کہنے لگا کہ اب تو وہ بات نہیں رہی ہم تو بڑے رئیس ہوا کرتے تھے چنانچہ ہمارے نانا کا اتنا بڑا طویلہ تھا کہ جب قحط پڑا کرتا تو سارے شہر کے جانور اس کے ایک کونے میں سما جاتے تھے۔ دوسرا کہنے لگا کہ ہمارے نانا جان کے پاس ایک ایسا بانس تھا کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی تو وہ بانس سے بادلوں کو چھید کر بارش برسا دیتے۔ دوسرے کو غصہ آگیا کہنے لگا۔ تمہارے نانا جان یہ بانس رکھا کہاں کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا تمہارے نانا جان کے طویلے میں۔ اور کہاں۔ اب دیکھو یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے جو ان دونوں نے بولا۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ قصہ پڑھا کہ ایک رنگریز کی لڑکی سکول میں داخل ہوئی۔ ادھر سے ایک حلوائی کی لڑکی بھی داخل ہوئی۔ ایک نے دوسری سے پوچھا تم کون ہو۔ تو حلوائی کی لڑکی کہنے لگی میرے باپ ڈپٹی ہیں۔ دوسری کہنے لگی میرے ابا بڑے بینکر ہیں۔ ساہوکارے کا کام کرتے ہیں اور بیسیوں ہمارے مکان ہیں۔ ایک دفعہ اس نے اپنی سہیلی کی دعوت کر دی اب بینکر کی لڑکی کے ہاں نوکر تو تھے نہیں۔ اس نے اپنے بھائی بہنوں کو نوکر بنایا پلیٹیں رکھی بازار سے چائے کے برتن منگوائے اور جب ڈپٹی کی لڑکی آئی تو دونوں طرف سے باتیں ہونے لگیں۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک ہمسائی آئی جب اس کی نظر دوسری لڑکی پر پڑی تو وہ کہنے لگی کہ یہ تو ہمارے رنگریز بھائی کی لڑکی ہے۔ حلوائی کی لڑکی کہنے لگی یہ تو بینکر کی لڑکی ہے۔ وہ کہنے لگی بالکل غلط۔ بالکل غلط ہے۔ یہ تو ہمارے محلے کے فلاں رنگریز کی لڑکی ہے۔ اب یہ پاکھنڈ اس لئے بنایا گیا کہ وہ اس کو امیر سمجھے اور یہ اس کو۔ مگر یاد رکھو کہ سچ کے یہ معنے بھی نہیں کہ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تم لوگوں میں بیان کرتے پھرو قرآن کریم نے بعض باتوں کے بیان کرنے سے انسان کو روکا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ان امور کو بیان کرتا ہے۔ تو وہ سچ نہیں بولتا بلکہ فتنہ و فساد پھیلاتا ہے سچ کے معنے صرف یہ ہیں کہ اگر تم کوئی بات کہو تو ضرور سچ کہو۔ یہ نہیں کہ تم وہ بات ضرور کہو۔

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک دفتر اطفال میں ارسال کر دیا کریں۔

سیکرٹری عمومی
(اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔سین

کشمیر کا مسئلہ — اور امریکہ

امریکی حکومت کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کو کشمیر کے مستقبل کے متعلق شملہ معاہدہ جو ۱۹۷۲ء میں طے پایا تھا کے مطابق نہایت امن وامان سے جھگڑا نپٹانا چاہیئے۔ سوالات کے جواب دیتے ہوئے اس ترجمان نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات پر اثر ڈالتا رہا ہے اور یہ بات ۱۹۴۷ء ہی میں شروع ہوگئی تھی انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے ایک لمبے عرصے سے یہ کوشش کی ہے کہ اس مسئلے کا حل سیاسی ہونا چاہیئے۔ اور اسے گفت وشنید کے ذریعے طے کیا جانا چاہیئے موجودہ حالات کو دیکھ کر خاص طور پر ہندوستانی فوج اور کشمیریوں کے ٹکراؤ کے پیش نظر ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ ہم تمام پارٹیوں کو جو اس مسئلے میں دلچسپی رکھتی ہیں اپیل کرتے ہیں کہ وہ حالات کو معمول کے مطابق لانے کی کوشش کریں اور گفت وشنید کی فضا پیدا کی جائے۔

دریں اثناء امریکی اخبار حالات کی ابتری کا ذکر کر رہے ہیں لیکن صرف خبروں کی صورت میں ابھی تک اس سلسلے میں کسی اخبار نے اداریہ نہیں لکھا ریڈیو اس سلسلے میں خبریں پیش کرتے ہیں۔ لیکن ٹیلی وژن نے اب تک اس معاملے کو درخور اعتناء نہیں سمجھا شائد اس لئے کہ وہ مشرقی یورپ خاص طور پر روس / آذربائیجان تعلقات کا زیادہ نوٹس لے رہے ہیں۔

گذشتہ جمعرات (۲۵ ؍جنوری) کو واشنگٹن پوسٹ نے کشمیر نیشنل کونسل کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں امریکی لوگوں سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ کشمیر کے مسئلے میں دلچسپی لیں اور کشمیریوں کو ان کے حقوق دلانے میں مدد کریں۔ اس اشتہار میں بھارت سے بھی یہ کہا گیا تھا کہ وہ اپنی فوجیں کشمیر سے واپس بلائے۔ نیویارک ٹائمز نے آزاد کشمیر کے صدر اور جموں اور کشمیر لبریشن فرنٹ کے رہنما کے انٹرویو شائع کئے۔ راولپنڈی سے ٹائمز کے ایک نمائندے نے کہا کہ آزاد کشمیر یعنی وہ حصہ جو پاکستان کے ساتھ ہے مقبوضہ کشمیر سے کہیں زیادہ سیاسی آزادی کا حامل ہے۔ برٹش فرنٹ کے رہنما نے کہا ہے کہ وہ تین جہات سے اپنی مساعی کو تیز کر رہے ہیں۔ سیاسی۔ سفارتی اور فوجی۔ دراصل ان کا مقصد یہ ہے کہ نئی دہلی کی حکومت کو زچ کیا جائے۔ اور یہ حکومت جو اپنے آپ کو تیسری دنیا کا لیڈر تصور کرتی ہے۔ ہم اسے ایک نو آبادیاتی حکومت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ نتیجۃً ہندوستان کو کشمیر اور اپنے عالمی تشخص میں سے کسی ایک کو اپنے پاس رکھنا ہوگا۔

اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ سیکرٹری جنرل جیومئیر پریز ڈی کوئیار مقبوضہ کشمیر کے حالات پر گہری نظر رکھ رہے ہیں۔ ہمارے چیف فوجی آبزرور نے ایک رپورٹ اقوام متحدہ کو ارسال کی ہے۔ جس میں ۲۳ ؍جنوری کے واقعات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوجیوں نے ایک غیر مسلح ہجوم پر گولیاں برسانی شروع کر دیں اور اس کے نتیجے میں ۹ افراد ہلاک ہو گئے اور دو زخمی ہوئے۔ سابق وزیراعلیٰ فاروق عبداللہ ان دنوں دہلی میں ہیں۔ اور انہوں نے مفتی محمد سعید وزیر داخلہ کے اس بیان کو بے بنیاد اور جھوٹا کہا ہے کہ فاروق عبداللہ نے گھر گھر تلاشی لینے کے احکامات جاری کئے تھے۔ اور کہ موجودہ گورنر جگ موہن جب پہلے کشمیر میں متعین تھے۔ تو لوگوں نے ان کی خوب خوب پذیرائی کی تھی۔ اور ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے ان کی قدر کرتے تھے۔

ڈاکٹر فاروق عبداللہ

بھارت کے مقبوضہ جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ انہیں یہ احکام جاری کرنے پر مجبور کر رہی تھی کہ ہر گھر کی تلاشی لی جائے انہیں اس بات سے اتفاق نہیں تھا۔ بی بی سی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے اس لئے استعفیٰ دیا ہے کہ مرکزی حکومت نے مسٹر جگ موہن کو ریاست کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر مسٹر جگ موہن کو گورنر مقرر کیا گیا تو وہ استعفیٰ دے دیں گے۔ مسٹر جگ موہن کی تقرری کے خلاف انہیں اعتراض یہ تھا کہ اس شخص نے اس سے پہلے بھی ریاست کے دستور کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس سے اب بھی یہ امید نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ کشمیریوں کے دستوری حقوق ان کو دلا سکے گا۔

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ جگ موہن تو ریاست میں پہلے بھی موجود تھے اور لوگوں میں خاصے مقبول تھے تو ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ وہ ان کی خوبیوں سے خوب واقف ہیں اور جو کچھ اس شخص نے پہلے کیا تھا۔ اسے بھی وہ جانتے ہیں۔ اس شخص نے پہلے ریاست کے دستوری نظام کو بگاڑا تھا اور اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی طرح بھی کشمیریوں کے حقوق ان کو نہیں دلوا سکتا۔

ڈاکٹر عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ گورنر نے دو دن پہلے چارج لے لیا تھا اور ان دو دنوں میں پیراملٹری عملہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں پر تشدد کرے۔ اور اعلان یہ کر دیا۔ کہ یہ سارا کیا دھرا فاروق عبداللہ کی حکومت کا ہے انہوں نے کہا کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے ان سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ایسا لگتا ہے کہ ان کا استعفیٰ احتجاج کے طور پر نہیں تھا بلکہ اپنی اس شکست کا اعتراف تھا کہ وہ ریاست میں امن امان قائم نہیں رکھ سکتے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ شکست کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کی حکومت تو یہ کوشش کر رہی تھی کہ کشمیریوں کو راہ راست پر تو لایا جائے لیکن تشدد کے بغیر۔ جب کہ گورنر کی کوشش یہ ہے کہ ان لوگوں کو سختی سے دبا دیا جائے جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا اب حالات بگڑ رہے ہیں تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کہ ان کی اطلاعات کے مطابق ۳۲ افراد ہلاک ہو چکے ہیں لوگ گھروں سے نکل کر مسجدوں میں چلے گئے ہیں اور جب گورنر نے گاڑیاں بھیج کر انہیں ملاقات کے لئے بلایا تو ان میں سے کوئی شخص بھی گورنر کے پاس نہیں گیا۔ وہ گورنر کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ موجودہ حالات میں اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ ریاستی اسمبلی کیلئے جلد از جلد انتخاب کروائے جائیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ پہلے لوگوں کا اعتماد بحال کرنے کی کوشش کریں گے۔ مزید انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کو یقین دلائے کہ ان کے حقوق غصب نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ انہیں دیئے جائیں گے۔

مقبوضہ فلسطین میں مزید یہودی

گزشتہ دنوں اس بات کا پتہ چلا تھا کہ روس سے ایک خاصی بڑی تعداد میں یہودی اسرائیل میں آکر بسنا چاہتے ہیں اور یہ کہ روس ان کو اجازت دینے کے لئے تیار ہے۔ انہی یہودیوں کے لئے غازہ پٹی اور مغربی کنارہ کی زمین اسرائیل کو درکار ہے۔ وہ اس سارے خطے کو ملا کر اسے اسرائیل عظیم کہنا چاہتے ہیں شاہ حسین نے تمام عرب ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس خطرے کے پیش نظر متحد ہو جائیں۔ ان کا بیان اخبار "الرائی" نے شائع کیا ہے۔

ٹیونس میں عرب لیگ نے اسرائیلی وزیر اعظم یزک شمیر کے اس بیان کی مذمت کی ہے کہ ہزاروں ہزار یہودیوں کے اسرائیل میں آنے کی توقع ہے اور انہیں غازہ پٹی اور مغربی کنارے کے علاقوں میں بسا کر اسرائیل کو عظیم اسرائیل بنانا مقصود ہے۔ شاہ حسین اور عرب لیگ کے احتجاج سے ایک دن پہلے واشنگٹن نے اس سلسلے میں مسٹر شمیر کے اس بیان پر کڑی تنقید کی اور کہا کہ امن پسندی کے لئے ایسے بیان کسی کام نہیں آسکتے۔ شاہ حسین نے کہا کہ عربوں کو ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے کہ وہ اس چیلنج کا پوری طرح مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ روس سے ان لوگوں کا کثیر تعداد میں آنا اردن کے لئے بھی جیسے کہ ساری عرب قوم کے لئے خطرے کا باعث ہے۔

سیدنا حضرت فضل عمر (بانی خدام الاحمدیہ) وقار عمل سے متعلق فرماتے ہیں:

"ضروری بات یہ ہے کہ وہ ایک سڑک یا ایک گلی لے لیں اور اس کی صفائی اور مرمت اس حد تک کریں کہ اس سڑک یا گلی میں کوئی نقص نہ رہے .... اور چھ مہینے یا سال جتنا وقت بھی اس پر صرف ہو اتنا وقت اس پر صرف کیا جائے۔" (مشعل راہ صفحہ ۹۶)

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

شعر و شاعری خدمتِ دین کا ایک مؤثر ذریعہ

ہفت روزہ 'ختم نبوت'، جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۳۰ (مطابق ۶ تا ۱۲، جنوری ۱۹۹۰ء) میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت "حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی" کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو اپنی افادیت کے لحاظ سے اس لائق ہے کہ روزنامہ 'الفضل'، کے قارئین کرام بھی اس سے مستفید ہوں۔ مضمون ذرا طویل ہے اور ص۱۱ سے ص۱۳ تک پھیلا ہوا ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

آغاز مضمون میں لکھتے ہیں "اسوۂ صحابہؓ" ایک کتاب ہے۔ جس میں صحابہؓ کرام کے حالات درج ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ بجز چند صحابہؓ کے تمام صحابہؓ کرام نے خود اشعار کہے ہیں اور دوسروں سے بھی (شعر۔ناقل) سنا ہے۔ البتہ ان کے اشعار میں اللہ و رسولؐ کی باتیں اور دین کی دعوت ہوتی تھی۔

اس کے بعد 'اسوۂ صحابہؓ'، سے کچھ عبارتیں نقل کی ہیں۔ ایک عبارت یوں ہے:۔

"صحابۂ کرامؓ اگرچہ ملکی مہمات، مذہبی خدمات اور علمی مشاغل میں مصروف رہتے تھے۔ تاہم ان میں شعر و سخن کا مذاق عام طور پر پایا جاتا تھا۔ اسی لئے جب ان مشاغل سے فرصت ہوتی تھی تو خود اشعار پڑھتے تھے۔ دوسروں سے اشعار پڑھوا کر سنا کرتے تھے اور ان سے سنتے تھے اور ان سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول بعد نمازِ فجر طلوعِ آفتاب تک مصلّٰی پر نشست فرماتے تھے تو اس حالت میں صحابۂ کرامؓ زمانۂ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے تھے۔ اشعار پڑھتے تھے۔ ہنستے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تذکروں کو سن کر مسکراتے تھے۔ اس مقدس صحبت کے علاوہ ان کی مجالس میں عام طور پر شعر و شاعری کا چرچا رہتا تھا۔ اور یہ ان کی زندہ دلی کی ایک بڑی علامت تھی"۔

پھر 'الادب المفرد'، سے ایک فقرہ عربی میں نقل کرکے لکھتے ہیں:۔

"یعنی صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردہ دل اور خشک مزاج نہ تھے وہ اپنی مجلسوں میں اشعار پڑھتے تھے اور زمانۂ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے"

خلفاء میں حضرت عمرؓ اگرچہ ہمیشہ بڑی بڑی ملکی مہمات میں مصروف رہتے تھے۔ تاہم جب موقع ملتا تھا تو نہایت شوق سے شعراء کے اشعار سنتے تھے۔ اور ان سے لطف اٹھاتے تھے۔ ایک بار سفرِ حج کو نکلے تو قافلہ کے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی تھے۔ لوگوں نے حضرت خواتؓ سے کہا کہ ضرار بن خطاب کے اشعار سناؤ۔ لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان کو اپنے ہی اشعار سنانے دو۔ چنانچہ وہ صبح تک مسلسل اپنے اشعار پڑھتے رہے۔ صبح ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے رات بھر اشعار پڑھوایا کئے۔ جب صبح ہونے لگی تو کہا۔ اب قرآن پڑھو۔

" یہ ذوق صرف سنے سنائے اشعار پر موقوف نہ تھا بلکہ ان کو بذاتِ خود ہر قسم کے اشعار اس کثرت سے یاد تھے کہ جب کوئی واقعہ یاد آتا تو اس پر کوئی نہ کوئی شعر ضرور پڑھ دیتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اگرچہ زہد مجسّم تھے تاہم شعر و سخن کے بڑے ادا شناس تھے اور خود شعر کہتے تھے۔ چنانچہ ایک غزوہ میں ایک مستقل قصیدہ لکھا۔ اس کے (بعد۔ناقل) سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عثمان غنیؓ۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے متعدد منتخب اشعار نقل فرما کر صاحب کتاب تحریر فرماتے ہیں:۔

" خلفاء کے علاوہ اور جتنے صحابہؓ ہیں۔ سب کے سب شعر و سخن کا ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ زمانۂ حال کے ایک مصنف نے 'جمہرۃ العرب'، کے حوالہ سے لکھا ہے کہ...... یعنی کوئی صحابیؓ ایسا نہ تھا کہ جس نے کوئی نہ کوئی شعر نہ کہا ہو یا نہ پڑھا ہو"۔ (اسوۂ صحابہؓ حصہ دوم ص۳۶۱)

"کفار و مشرکین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اشعار میں طعن کیا کرتے تھے تو حضرت حسان اور دیگر صحابۂ کرامؓ اشعار ہی سے ان کا جواب دیا کرتے تھے اور جبرائیل امین اس کی تائید کیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو اشعار دینی مضامین پر مشتمل ہوں۔ ان کے پڑھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ سلف صالحین اور اکابر امت نے دین کی دعوت اور اصلاحی مضامین پر مشتمل اشعار خلوت و جلوت میں پڑھے ہیں اور لوگوں کو اس سے محظوظ و متاثر کیا ہے اور بزرگانِ دین نے تصوف و سلوک کے بہت سے اعلیٰ و ارفع مضامین اشعار میں بیان فرمائے ہیں۔ فارسی زبان میں مثنوی مولانا روم (میں۔ ناقل) کیسے کیسے مضامین موجود ہیں۔ جس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ بڑے بڑے مشائخ کی مجلسوں میں جاری و ساری ہے......"

(ختم نبوت ص۱۱ و ص۱۲)

عبدالرحمٰن شاکر

کچھ یادیں

۱۹۳۶ء میں خاکسار دفتر تعلیم و تربیت میں کام کرتا تھا۔ وظائف کی تقسیم بھی میرے ذمہ تھی۔ ایک دن مجھے دس روپے کی ضرورت پڑ گئی۔ میں نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب جو ناظر تھے ان سے ذکر کیا اور اجازت چاہی کہ دفتر میں کافی رقم میرے پاس ہے آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ چند دن کے بعد تنخواہ ملے گی تو واپس کر دوں گا مگر میاں صاحب نہ مانے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک خاص ضرورت ہے میں نے دس روپے لینے ہیں۔ عرض کیا کہ آپ مجھے عنایت فرمائیں۔ میاں صاحب نے اپنی جیب خالی دکھا دی۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میرا کام خراب ہو جائے گا۔ مجھے دس روپے آج ملنے چاہئیں۔

حضرت میاں صاحب نے اس دن کی ڈاک جو ان کے ہاتھ میں تھی اس میں سے ایک خط نکالا اور میری طرف بڑھایا کہ اگر تم یہ خط مجھے پڑھ کر سنا دو تو میں تم کو دس روپے دے دوں گا۔ میں نے فوراً بھانپ لیا کہ وہ خط کس کا ہے اور عرض کیا کہ آپ گھر تشریف لے جائیں میں ابھی یہ خط پڑھ کر اپنے رسم الخط میں لکھ کر آتا ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا کہ اب بات پکی ہو گئی؟ فرمایا ہاں پکی ہو گئی۔

میاں صاحب تشریف لے گئے۔ میں نے وہ خط کھولا ۸/۹ لائنیں تھیں۔ ان کو خوشخط نقل کرکے گھر لے گیا۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ اصل خط مجھے دے دو اور پڑھ کر سناؤ کہ کیا لکھا ہے۔ میں نے سنا دیا۔ سن کر بہت ہنسے اور جیب سے دس روپے نکال کر مجھے دے دیئے۔

پھر فرمانے لگے کہ تم نے یہ کیا کمال کیا ہے! اس خط کو میں نے تین مرتبہ پڑھنے کی کوشش کی مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ تم نے کیسے پڑھ لیا۔

میں نے عرض کیا کہ جن صاحب کا خط ہے وہ میرے مہربان بزرگ ہیں میری ان کی خط و کتابت رہتی ہے۔ ان کا بیٹا علی قاسم انور میرا دوست ہے اس کے متعلق میں نے ہر ماہ رپورٹ بھجوانی ہوتی ہے۔

راقم خط تھے خان بہادر ابوالہاشم خان چودھری ایم اے ڈائریکٹر تعلیمات کلکتہ۔

ایک احمدی طالب علم نے جو میڈیکل کالج لاہور میں پڑھتا تھا۔ نظارت تعلیم کو لکھا کہ مجھے ۱۲ سال کے لئے -/۴۰ روپے ماہوار کے حساب سے وظیفہ دیا جائے۔ میں ملازم ہونے کے بعد ادائیگی کر دوں گا میں نے کارڈ پر اسے جواب لکھا کہ اب تو وظائف کی رقم ختم ہو چکی ہے آئندہ سال غور کیا جائے گا۔ جب دستخط کے لئے میاں بشیر احمد صاحب کے سامنے گیا تو مجھے فرمایا کہ آئندہ سال تم یہاں ہو گے یا میں یہاں ہوں گا تم نے commit کیوں کر لیا ہے۔ میں نے اپنی غلطی تسلیم کر لی اور عرض کیا کہ میں نئے سرے سے خط لکھ کر لاتا ہوں۔ فرمانے لگے نہیں اسی خط کو ٹھیک کر دیتا ہوں اور سرخی سے آخر میں لکھ دیا!

"مگر اس خط کو کسی وعدے پر محمول نہ فرمائیں"۔

ایک واقعہ کا ذکر کرکے مکرم شاکر صاحب کہتے ہیں:

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

بشارت احمد چیمہ ۔ ایم اے

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ

دُنیا کی سب سے حسین چیز ماں ہے۔ ماں کے عظیم احسانات کو کوئی انسان فراموش نہیں کر سکتا۔ اور خاص طور پر ایسی شخصیت جس نے احمدیت کے لئے روشن ستارے پیدا کئے ہوں فلک اسے کیسے بھلائے اور اہل زمین اس کی احسان فراموشی کیسے کریں۔

احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا سال مجھے خوشیوں کے ساتھ والدہ کی جدائی کا غم دے گیا۔ اس خوشی و غم کے امتزاج سے بھی ہمارے دل خدا کی حمد سے معمور ہیں۔ گھر کے ماحول کو دینی بنانے کے لئے سب سے زیادہ ہاتھ والدہ کا ہوتا ہے۔ اگر والدہ نیک اثر نہ ڈال سکے تو گھر کا کوئی فرد بھی مذہب کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے خاندان میں اخلاق اور پرہیزگاری کی مہک ہماری والدہ کی پیدا کردہ ہے کیونکہ ایک اچھی ماں ہی دراصل اچھی قوم کا باعث بنتی ہے۔

ہماری والدہ صاحبہ محمودہ بیگم صاحبہ (خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) کو نیکی اور طہارت ان کے والدین کی طرف سے ورثہ میں ملی۔ آپ کے ایک بھائی نبی احمد صاحب چیمہ درویش قادیان رہے۔ والد محترم چوہدری غلام محمد (احمد) صاحب چیمہ جو کافی عرصہ تک امیر ضلع خیرپور سندھ رہے انتہائی نیک اور دیندار تھے۔ ملکانہ تحریک کی بیخ کنی کے لئے آپ نے بھی ہندوستان کے کئی دیہات میں دورے کئے۔ آپ کے زیر سایہ والدہ صاحبہ کی تربیت بھی خالصتاً مذہبی ماحول میں ہوئی۔

ہمارے والد محترم چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ جو کہ شعبہ تدریس سے منسلک رہے ہیں۔ آپ کی انتہائی قلیل آمدنی سے والدہ صاحبہ نے گھر کو احسن طریقے سے چلایا۔ چندہ جات کی بروقت ادائیگی۔ خیرات میں غریبوں اور مسکینوں کو ہمیشہ حصہ دار رکھنا آپ کا شیوہ تھا۔ آپ بفضلِ خدا سنہ ۱۹۴۲ء سے موصیہ تھیں اور اس میں استقامت کا نمونہ دکھایا۔ آپ نے وصیت کے چندہ جات کی ادائیگی وفات سے قبل ہی کر رکھی تھی۔ اہل خانہ اور دوسرے احمدی گھروں کی خواتین کو جماعتی امور میں دلچسپی لینے کی بہت تلقین کرتی تھیں اور ہمیشہ ساتھ لے کر جلسوں اور تقاریب میں آتی تھیں۔ ہمارے والد صاحب کو بھی آپ نے سلسلہ کے خدمات کے لئے کافی سرگرم رکھا۔ والد صاحب کم و بیش پچاس سال تک مقامی جماعت کے صدر۔ سیکرٹری مال اور دیگر عہدوں پر رہے۔ فرقان فورس میں شامل ہو کر کشمیر کے محاذِ جنگ میں گئے نیز حفاظت مرکز کے لئے تقسیم ہند کے وقت قادیان میں رہے۔ ان خدمات کی بجا آوری میں ہماری والدہ کی دینی لگن کا بڑا ہاتھ تھا۔

والدہ صاحبہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے خاکسار بشارت احمد چیمہ اور برادرم عزیزم مبارک احمد چیمہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ والدہ صاحبہ کو احمدیت سے اتنا لگاؤ تھا کہ آپ نے ہم دونوں بھائیوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ ان کی دعاؤں اور اخلاص کے باعث ہی خاکسار کم و بیش سترہ سال تک مختلف ادوار میں خدام الاحمدیہ کی ضلعی مجلس عاملہ کا رکن رہا۔ دینی دورہ جات کے لئے والدہ صاحبہ ہمیں ہمیشہ تیار رکھتیں۔ اور فرمایا کرتی تھیں کہ سلسلہ کے کام کے لئے میری اجازت کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف رات کو اگر گھر نہ آنا ہو تو بتا کر جایا کرو۔ رات کو نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھنے کی تلقین فرمایا کرتیں۔ آپ کا دوسرا بیٹا مبارک احمد چیمہ بھی ضلع سرگودہا کے امیر صاحب کی عاملہ میں شب و روز خدمتِ سلسلہ میں مشغول ہے۔ والدہ صاحبہ نے گھر کی رونق کو کبھی پسند نہیں فرمایا تھا بلکہ ہمیں میدانِ عمل میں مصروف دیکھ کر ہمیشہ خوش ہوتیں۔ ہمیں دعاؤں سے رخصت کرتیں بخیریت واپسی کی دعائیں کرتیں اور ربوہ سے آنے والے عہدیداران اور مربیان کی خدمت کو سعادت سمجھا کرتیں۔

خاکسار کو بچپن میں مختلف عوارض نے آلیا۔ اور اتنا کمزور ہو گیا کہ بچنے کی امید نہ رہی۔ عورتوں نے مختلف ٹونے جادو اور تعویز کرانے کا مشورہ دیا۔ مگر آپ ہمیشہ ہی ثابت قدمی سے فرمایا کرتیں کہ بے شک میرا بیٹا کئی بیٹیوں کے بعد اکلوتا ہے۔ اگر خدا نے اسے زندہ رکھنا ہے تو محض اپنے فضل سے رکھے۔ لیکن میں ہرگز شرک کا علاج نہیں کراؤں گی۔ خاکسار کو کئی دفعہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام (اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو) کے گھر دعا و برکت کیلئے لے جاتی تھیں۔ حضور نے دعا بھی کی اور میرے جسم پر ہاتھ بھی پھیرا۔ آپ کا کھانا مجھے کھلایا۔ حضور نے تبرک کے طور پر اپنا رومال وغیرہ بھی والدہ صاحبہ کو دیا تھا۔

آپ نے اپنی زندگی میں ہی چھ بچوں بچیوں کی شادیاں کیں۔ بچیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی والد صاحب چونکہ تعلیم یافتہ تھے اس لئے ہمیشہ ہمیں تعلیم کی افادیت بتا کر اور احمدیت کے درخشندہ علمی و ادبی ستاروں کی مثالیں دے کر ان کے نقش قدم پر چلنے کا کہتے رہے۔ اسی لئے ہم دونوں بھائیوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ والدہ صاحبہ نے اپنی بچیوں کے علاوہ دوسرے احمدی گھروں کی بچیوں کو بھی قرآن پاک پڑھایا۔ آپ کی شاگردوں میں متعدد غیر از جماعت عورتیں بھی تھیں۔ آپ پردہ کی انتہائی پابند تھیں۔ اپنی بچیوں کو بھی پردہ کی رعایت سے دینی و دنیاوی امور کی اجازت دے رکھی تھی۔ گھر میں شادی بیاہ یا کسی موقعہ پر بھی لغو گانوں کی پابندی رکھتیں۔ ریڈیو ٹی۔وی کے ناجائز استعمال کے بہت خلاف تھیں۔ آپ قرآن پاک سے انبیاء کے واقعات اور اخلاقی کہانیاں بچوں کو سنایا کرتی تھیں۔ رمضان کے روزوں۔ نفلی روزوں اور اعتکاف کی عبادات صحت کی رعایت سے ہمیشہ ادا کرتیں۔ خاکسار نے اپنی زندگی میں والدہ صاحبہ کو نماز پنجگانہ اور تہجد چھوڑتے نہیں دیکھا۔ نماز تہجد کے بعد گھر کے تمام افراد کو نماز کے لئے بیدار فرماتیں۔ جب تک ہم اٹھ کر نماز کے لئے بیت الذکر میں نہ چلے جاتے آپ ہماری چارپائیوں کے گرد پھرتی رہتیں۔ عموماً ہماری آنکھ آپ کی تہجد میں گریہ وزاری سے کھل جاتی اور ہمیں بھی تہجد پڑھنے کا موقعہ مل جاتا۔

رشتہ داروں سے بہت خلوص۔ پیار اور مہمان نوازی سے پیش آیا کرتی تھیں۔ آنے پر استقبال کرتیں اور الوداع کہنے ہمیشہ دروازے تک ضرور جاتیں۔ روزوں کی باقاعدگی کے علاوہ ہر جمعہ کو نماز تسبیح اور ہر کام کی ابتداء نماز استخارہ سے کرنے کی عادی تھیں۔ روزوں میں غریبوں کو بلا ناغہ کھانا۔ دودھ۔ دہی اور لسی دیا کرتی تھیں۔ آپ کو دیہاتی زندگی بہت پسند تھی۔ خاکسار کا کاروبار زیادہ شہر میں رہا مگر میں نے والدہ کی خدمت کے لئے اپنے بچوں کو گاؤں میں ہی رکھا تاکہ ان کی خدمت کر سکیں۔ آپ نے انتہائی سادہ کم گو اور معصوم فطرت پائی تھی۔

اعلان دارالقضاء

○ مکرم لطیف احمد صاحب یکے از ورثاء مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ (مکان نمبر ۵/۱ دارالصدر شمالی ربوہ) نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں:-

۱۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (پسر)
۳۔ " رفیق احمد صاحب قمر (")
۴۔ " لطیف احمد صاحب (")
۵۔ محترمہ رشیدۃ البشریٰ صاحبہ (دختر)
۶۔ " منیرہ مرتضےٰ صاحبہ (")
۷۔ " خالدہ مرتضےٰ صاحبہ (")

موصوف کا مکان نمبر ۵/۱ واقع محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔ ان کے دو بیٹوں لطیف احمد صاحب و رفیق احمد صاحب قمر کے نام بحصہ مساوی منتقل کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضروری اعلان

"بچیوں کے وقف کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایت کے مطابق صرف ان بچیوں کو وقفِ نو کی تحریک میں شامل کیا جائے جنکو قبل از پیدائش والدین نے وقف کیلئے پیش کر دیا ہو"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

○ مکرم آغا عبدالحمید شمس صاحب کی اہلیہ محترمہ جمیلہ صالحہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ محترمہ سمن منیب صاحبہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم صوبیدار نذر حسین صاحب فیکٹری ایریا فالج کے حملہ کے باعث بیمار ہیں۔

○ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب نے اپنے بچوں لئیق احمد طارق صاحب اور ناصر عتیق احمد صاحب کی اعلیٰ تعلیمی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

قارئین کرام ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم مسعود احمد صاحب سوہاوی کی بیٹی محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب ورک ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ نومبر ۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام شاہ نواز احمد عطا فرمایا ہے۔ عزیز وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم مقبول احمد صاحب خالد کارکن دفتر وصیت کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷/۱۱/۸۹ کو فضل عمر ہسپتال میں ایک بیٹی سے نوازا ہے بچی بفضل تعالیٰ حضور کی بابرکت تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت صبانہ مقبول نام عطا فرمایا ہے

○ مکرم خورشید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کھیوڑہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶/۱ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام فائزہ خورشید رکھا گیا ہے

○ مکرم اکرام اللہ صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یکم فروری ۱۹۹۰ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت عدنان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم احمد علی صادق رانجھا صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و درازی عمر سے نوازے اور خادمِ دین بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم مظفر حسین صاحب عباسی انسپکٹر مال کی بیٹی عزیزہ امۃ الرحیم کا نکاح عزیز محمد زاہد ابن چوہدری نور محمد صاحب دارالعلوم جنوبی (مربی سلسلہ) کے ساتھ مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ دس ہزار حق مہر پر مورخہ ۲۸ جنوری کو پڑھا اسی روز شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دوسرے روز چوہدری نور محمد صاحب نے اپنے مکان دارالعلوم جنوبی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

اعلان نکاح

○ مکرم مطیع اللہ صاحب درد کے بیٹے عزیز ڈاکٹر احمد کرشن درد صاحب پی ایچ ڈی آف لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت لطیف احمد صاحب سنوری ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم جناب مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے یکم جنوری ۱۹۹۰ء بروز پیر بعد نماز تہجد بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی میں پڑھایا عزیزہ امۃ القدوس چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری راولپنڈی کی پوتی اور بابو برکت اللہ صاحب سابق پوسٹ ماسٹر ربوہ کی نواسی ہیں۔ عزیز احمد کرشن درد بابو برکت اللہ صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہو۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر کسی تیسرے ملک کی مصالحتی کوششوں کا خیر مقدم کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر جنگ خارج از امکان ہے۔

○ بھارتی فضائیہ نے پاکستان کی مغربی سرحد پر نگرانی کی پروازیں شروع کر دی ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو نے باخبر ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ یہ اقدام احتیاطی طور پر کیا جارہا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں پیپلز پارٹی کا پارلیمانی گروپ پنجاب اسمبلی کی عمارت کے باہر سیڑھیوں پر دھرنا مار کر بیٹھ گیا۔ یہ احتجاجی مظاہرہ کراچی میں ایم کیو ایم کے ہاتھوں شہریوں کی ہلاکت پر کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس رفیق تارڑ نے پیپلز پارٹی کے رہنما ملک غلام مصطفیٰ کھر کی حدود کے مقدمے میں عبوری ضمانت منظور کر لی ہے۔

○ دہلی میں پاکستانی سفارتخانے پر دھاوا بولنے کی ایک مزید کوشش کی گئی۔ جنتا پارٹی کے ہزاروں کارکنوں نے سفارت خانے کو گھیرے میں لے لیا اور پاکستان کے خلاف زبردست نعرے بازی کی

○ کراچی میں ڈاکے کی ایک واردات میں ڈاکو ۱۱ لاکھ ۶۵ ہزار روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ ہاکی کے ورلڈ کپ میں پاکستان نے آئرلینڈ کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے ہرا دیا۔ آسٹریلیا نے ارجنٹائن کو ایک کے مقابلے میں چار گول سے ہرا دیا۔ ہالینڈ نے روس کو دو کے مقابلے میں ۵ گول سے اور مغربی جرمنی نے کینیڈا کو ایک کے مقابلے میں چار گول سے ہرا دیا۔

شاہی طبیب حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴۷ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

غیر ملکی خبریں

○ دنیا بھر سے سائنسدان تیزابی بارش سے متعلق ۱۰ سالہ تحقیقات کا جائزہ لینے کے لئے ۱۹ فروری کو ساؤتھ کیرولینا میں جمع ہوں گے امریکہ کے گیارہ سرکاری اداروں کے قریباً ایک ہزار محققین نے تیزابی بارش کے اسباب و اثرات اور اسکی روک تھام سے متعلق تجاویز پر ۵۰ کروڑ ڈالر کے خرچ سے ۲۸ الگ الگ رپورٹیں تیار کی ہیں۔

○ منشیات کی روک تھام کے بارے میں اقوامِ متحدہ کے کمشن کا سات روزہ خصوصی اجلاس گذشتہ ہفتے ویانا میں ختم ہو گیا۔ جس میں منشیات کے خاتمہ کیلئے عالمی حکمت عملی وضع کرنے کے پیش نظر اس دھندے کے بارے میں مختلف معلومات جمع کرنے کے عملی اقدامات پر غور کیا گیا۔ آئندہ اجلاس ۲۰ سے ۲۳ فروری تک نیویارک میں ہو رہا ہے۔ ان اقدامات میں منشیات کی پیداوار والے علاقوں میں دیہی ترقیاتی پروگراموں میں توسیع اور منشیات کی مانگ ختم کرنے پر خصوصی توجہ جیسے امور شامل ہیں۔

بقیہ از یادیں

"میں نے فوراً یہ شعر پڑھا ؎

آتے ہیں میکدے سے وہ ساغر لئے ہوئے
نکلا جناب شیخ پہ آخر بھرم غلط

میاں صاحب ہنس پڑے اور پوچھا کہ یہ شعر کس کا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ریاض خیر آبادی کا۔ فرمایا ریاض صاحب حضرت امام جماعت اول کے زمانے میں قادیان آئے اور تین دن یہاں رہے۔ پھر چلے گئے۔ ہمارے حلقہ کے متعلق عمر بھر خاموش رہے۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام — ۱۵/- روپے
۶۰ گرام — ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخیّر اور دردمند احمدی گھرانے سو یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں

صد سالہ جشن تشکر کے تاریخی موقع کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور کردہ سکیم

احباب جماعت و امراء اضلاع سے ضروری گزارش

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید ۔ سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی ۔ دار الضیافت ۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اپنے قیام کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر خدا تعالیٰ کے حضور تحدیثِ نعمت کے طور پر بعض تحیات پیش کر رہی ہے۔

الٰہی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے صدور خدا کے حضور قولی، حالی اور عملی شکر بجالاتی ہیں۔ اس طرح وہ مزید خدا کے افضال کی مورد بنتی ہیں کہ اس حی و قیوم کا وعدہ ہے .... کہ اگر تم شکر بجالاؤ گے تو میں تم پر مزید اپنے فضل نازل کروں گا۔

ان فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جوبلی کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ مخیّر اور دردمند گھرانے سو یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

قرآن مجید کی سورۃ دہر میں ابرار کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ یتیموں، مسکینوں اور اسیران کو ہماری محبت کے حصول کے لئے کھلاتے ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں یتامیٰ کی خبر گیری کی تلقین اور یتامیٰ کو دھتکارنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے سے ملحق دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا "جس طرح یہ دو انگلیاں باہم اکٹھی ہیں اسی طرح جنت میں یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں اکٹھے ہوں گے"۔ پھر جنت کے حصول کا یہ ایک ذریعہ ہم کیوں اختیار نہ کریں؟

ایک حدیث وہ یہ لاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ایک یتیم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا کرتے تھے ایک روز وہ کھانے کے وقت موجود نہ تھا آپ کھانا کھا چکے وہ آیا تو اسی وقت اس کے لئے شہد اور ستو منگوائے اور فرمایا۔ آپ گھاٹے میں نہیں رہے۔

مشہور صحابی حضرت ابوہریرہؓ جو اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثواب کے بارہ میں دریافت فرماتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:۔

"مسلمانوں کے گھرانوں میں سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم پرورش پا رہا ہو اور اس سے حسنِ سلوک ہو رہا ہو"۔

ایک حدیث یہ بیان کی گئی ہے کہ :۔

"یتیم کے لئے شفیق باپ کی مانند ہو جاؤ اور یاد رکھو جو بوؤ گے کاٹو گے دولت کے بعد فقر بھی آسکتا ہے اور دن کے بعد تاریک رات بھی یعنی دن بدلتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آج داد و دہش کرنے والے کو کل ہاتھ پھیلانا پڑ جائے"۔

اس بارہ میں حضرت حسنؓ کا عمل یہ پیش کیا ہے کہ صبح ہوتی تو وہ آواز دیتے:۔

"گھروں والو! اپنے یتیموں کا خیال رکھو، یتیموں کا۔ گھروں والو مسکینوں کا خیال کرو مسکینوں کا۔ گھروں والو پڑوسیوں کو نظرانداز نہ کرنا۔

حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، صدق و وفا کا تقاضا ہے کہ ہم یتامیٰ کی کفالت میں بھی ایک دوسرے سے مسابقت اختیار کریں۔ خدا کے محبوب در یتیم تھے اس لئے آپؐ کی محبت اور یاد کو اس ذریعہ سے بھی قائم رکھا جاسکتا ہے کہ مخیّر درد مند اور صاحبِ اخلاص خدا کی محبت کے حصول اور رضاء کے لئے اس تاریخی موقع پر یتامیٰ کے لئے اپنے دلوں کے دریچے اور گھروں کے دروازے کھول دیں۔

خاکسار اس موقع پر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس کارِ خیر کے لئے اپیل فرما کر ایسے اصحاب کے نام جلد ارسال فرما دیں جو ایک یتیم کی کفالت کے لئے اپنے گھر کے دروازے وَا کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ جماعت اپنی روایات کے مطابق اس تاریخی موقع پر اس تجویز پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہے گی اور آپ محترم اس بارہ میں ہر ممکن اور مؤثر تحریک فرما کر ایسے صاحب اخلاص، احباب کے نام جلد ارسال فرما دیں گے۔ جو ایک ایک یتیم کو اپنانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر اپنے نام پیش فرمائیں۔ زیادہ بہتر ہوگا اگر آپ اس سارے کام کی بااحسن تکمیل کے لئے دو تین صاحبِ اثر افراد پر مشتمل ایک وفد تشکیل دے دیں

سلسلہ کی ہر تحریک بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار ہوا کرتی ہے اور حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حسب ذیل پُر حقیقت شعر اس امر کی تائید میں آسمانی نوید دیتا ہے کہ ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور یتامیٰ کی کفالت کی خاطر درد مند احمدی گھرانوں کی تلاش میں آپ کی راہنمائی فرمائے۔

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عُمر بڑھائے اور لمبی عُمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عُمر کو وقف کرے"۔ (ملفوظات جلد ششم صہ ۳۲۹)

دماغی امراض
مثلاً مالیخولیا، وہم وسواس، جنون دیوانگی، بے خوابی، مراق، مرگی، نسیان، ہسٹیریا،
کمزوری دماغ اور تبخیر معدہ کا کامیاب علاج۔
جن مریضوں پر وحشت غالب ہو اُن کا معائنہ کروائیں
احمدی حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
گوجرانوالہ روڈ
متصل حافظ آباد

پیشتر

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد
• اٹھراء • سوکھا • گرمی
• گیس کا علاج کرنے والے

حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ کراچی ۴۴

ہر ماہ کی ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک
حکیم عبد الحمید اعوان
مطب میں حاضر ہوتے ہیں